Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۳ رجمادی الثانی ۱۳۹۳ھ - ۱۵ رماہ وفا ۱۳۵۲ھش - ۱۵ رجولائی ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی سے لنڈن روانہ ہوگئے!

ربوہ - ۱۴ ر وفا - کراچی سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۳ اور ۱۴ رجولائی کی درمیانی شب کو ۲ بجے بذریعہ ہوائی جہاز براستہ ایمسٹرڈم لنڈن روانہ ہوگئے۔

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کراچی میں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جو ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔ مغرب و عشاء کی نمازیں بھی حضور نے جمع کرکے پڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اخبار احمدیہ

امیر مقامی کا تقرر ربوہ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سفر یورپ سے واپسی تک کے عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

قرآنِ عظیم کی اشاعت اور تبلیغ اِسلام کے منصوبوں کا جائزہ لینے اور ان میں مزید وسعت پیدا کرنے کی غرض سے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ سفر یورپ پر روانہ ہوگئے

ربوہ اور لاہور میں احباب نے بکثرت جمع ہو کر دلی دُعاؤں کے ساتھ حضور کو رخصت کیا

سفر کے بابرکت ہونے اور حضور کی خیر و عافیت کے لئے احباب خاص طور پر دُعائیں کرتے رہیں

ربوہ - ۱۴ ر وفا - کل ۱۳ ر وفا ۱۳۵۲ھش مطابق ۱۳ رجولائی ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ میں قرآنِ عظیم کی وسیع تر اشاعت کی خاطر ایک پریس کے قیام اور تبلیغ اسلام کے جماعتی منصوبوں کا بنفسِ نفیس جائزہ لیکر ان میں مزید وسعت پیدا کرنے کے بابرکت مقصد کی خاطر یورپ کے سفر پر روانہ ہوگئے۔ ربوہ اور پھر لاہور میں احباب جماعت نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دلی دُعاؤں کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کو رخصت کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کل ساڑھے پانچ بجے صبح بذریعہ کار لاہور روانہ ہوئے جبکہ مقامی احباب جماعت اور مخلصین سلسلہ قصرِ خلافت میں حضور کو الوداع کہنے اور دلی دعاؤں کے ساتھ حضور کو رخصت کرنے کے لئے بکثرت موجود تھے۔ حضور مع ارکانِ قافلہ پہلے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تشریف لے گئے اور وہاں پر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاروں پر دُعا کرنے کے بعد لاہور روانہ ہوگئے۔ جہاں سے ساڑھے دس بجے صبح حضور بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے گئے۔ لاہور کے احباب جماعت نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر حضور کا والہانہ اور مخلصانہ خیر مقدم کیا اور پھر ہوائی مستقر پر دلی دُعاؤں کے ساتھ حضور کو الوداع کہا۔ اس موقعہ پر والہانہ محبت و عقیدت اور اخلاص و فدائیت کے متعدد پُرکیف نظارے دیکھنے میں آئے بارہ بجے دوپہر حضور بخیریت کراچی پہنچ گئے۔

اس سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب پاشا ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے ابن حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ کو بھی حضور کی معیت میں یہ سفر کرنے کا خصوصی فخر حاصل ہوا ہے۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی اور مکرم یوسف سلیم صاحب انچارج شعبہ زود نویسی کو کراچی تک حضور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

ربوہ - ۱۴ ر ماہ وفا - کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ ربوہ میں زیرِ ہدایت محترم امیر صاحب مقامی نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے پڑھائی۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان و یقین اور توکل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر آن حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حافظ و ناصر ہو۔ بخیریت رکھے اور بخیریت واپس لائے اور حضور کے سفر یورپ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

اللہ نگہبان، خدا حافظ و ناصر

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

یہ دُعائیہ اشعار حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی اس نظم سے ماخوذ ہیں جو آپ نے ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بغرضِ حصولِ تعلیم سفر انگلستان پر روانگی کے موقع پر کہی تھی:-

جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان، خدا حافظ و ناصر
ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری!
ہر لمحہ و ہر آن، خدا حافظ و ناصر
پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان، خدا حافظ و ناصر
سر پاک ہے اغیار سے دِل پاک نظر پاک
اے بندۂ سُبحان، خدا حافظ و ناصر
محبوبِ حقیقی کی "امانت" سے خبردار
اے "حافظِ قرآن"، خدا حافظ و ناصر

پبلشر:- مسعود احمد- پرنٹر:- سید عبدالحی- مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ وفا ۱۳۵۲ ہش

"رُوحانی تلاش کی تکمیل"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت قرآن عظیم کی عالمگیر اشاعت کا جو نہایت وسیع منصوبہ بنایا ہے اور جس پر اکتوبر ۱۹۷۱ء سے عمل شروع ہونے کے بعد سے اب تک دنیا کے مختلف ممالک میں قرآنِ مجید مع انگریزی ترجمہ کے ایک لاکھ نسخے باقاعدہ ایک پروگرام کے ماتحت تقسیم کئے جا چکے ہیں اُس کے ایک خاص پہلو پر ہم گزشتہ شمارہ میں روشنی ڈال چکے ہیں۔

یہ پہلو مغربی افریقہ کے متعدد ممالک کے اعلیٰ پایہ کے ہوٹلوں میں قیام کرنیوالے سیاحوں اور دیگر اہم شخصیتوں کے استفادہ کے لئے رہائشی کمروں کی تعداد کے مطابق قرآن مجید کے نسخے فراہم کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اِس ضمن میں ہم نے سٹیٹ ہوٹلز کارپوریشن گھانا کے زیر انتظام چلنے والے ہوٹلوں اور ریسٹ ہاؤسوں کے ۸۲۷ کمروں میں قرآنِ مجید کے نسخے رکھوائے جانے کا ذکر کرنے کے بعد اِس کے نہایت خوشکن نتائج پر بھی روشنی ڈالی تھی اور بتایا تھا کہ گھانا میں خدمتِ قرآن اور خدمتِ اسلام کے ضمن میں جماعتِ احمدیہ کے اِس اقدام کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اور وہاں کے پریس نے بھی قرآن مجید کے نسخے پیش کئے جانے کی تقاریب کے فوٹو اور خبریں نمایاں طور پر شائع کر کے اِس پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ آج ہم اِس تعلق میں مغربی افریقہ کے ایک اَور ملک سیرالیون میں قرآنِ عظیم کی اشاعت پر وہاں کی بعض اہم شخصیتوں کے تأثرات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

۱۳ مئی ۱۹۷۳ء کو احمدیہ مشن سیرالیون کے مبلغ انچارج اور جماعت احمدیہ سیرالیون کے امیر مکرم مولوی بی۔ اے شمس صاحب نے ایک خصوصی تقریب میں وہاں کے "کیپ سیرا ہوٹل" کی انتظامیہ کو قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کے اسّی نسخے عنایت کئے تاکہ ایک ایک نسخہ ہوٹل کے جملہ رہائشی کمروں میں رکھا جا سکے۔ وہاں اخبار "دی نیشن" نے اِس تقریب کی خبر اپنے ۱۴ مئی ۱۹۷۳ء کے شمارہ میں نمایاں طور پر شائع کی اور اِس موقع کا ایک فوٹو بھی شائع کیا جس میں دکھایا گیا تھا کہ امیر جماعت احمدیہ سیرالیون قرآنِ مجید کے اسّی نسخے ہوٹل کے منیجر مسٹر آئزک فیگل کو عنایت کر رہے ہیں۔

اخبار میں شائع شدہ خبر کے مطابق اِس موقع پر مکرم مولوی بی۔ اے شمس صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا، بالعموم دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اپنی مادی جد و جہد کے دوران کسی نہ کسی مرحلہ پر آ کر رُک جاتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ انہیں مزید پیشقدمی کے لئے راستہ نہیں مل رہا۔ اُس وقت اُن کے سامنے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے اور وہ محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ انہیں رُوحانی ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔ انکی اِس ضرورت کو پورا کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ انہیں مطالعہ کتب کے ذریعہ مذہب کی ضرورت اور اس کی افادیت کا احساس دلایا جائے۔ اِس مقصد کے پیشِ نظر جماعتِ احمدیہ نے جس کی شاخیں تمام دُنیا میں قائم ہیں اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے ایک عظیم الشان منصوبہ پر عمل شروع کیا ہے۔ اس کے تحت قرآنِ مجید کے دس لاکھ نسخے تیار کر کے انہیں ساری دنیا میں پھیلایا جائے گا۔ چنانچہ اِس منصوبہ کے تحت ہی آج احمدیہ مشن سیرالیون کی طرف سے قرآنِ مجید کے اسّی نسخے اِس ہوٹل کی انتظامیہ کو بھی دیئے جا رہے ہیں جس نے انہیں ہوٹل میں قیام کرنے والے مہمانوں کے استفادہ کی خاطر رہائشی کمروں میں رکھنا بخوشی منظور کیا ہے۔

اِس موقع پر ہوٹل کے منیجر مسٹر آئزک فیگل نے جو مختصر تقریر کی وہ خاص اہمیت کی حامل ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اِس اقدام کو ایک حیرت انگیز اقدام قرار دیا اور اِس فراخدلانہ پیشکش پر احمدیہ مشن کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں فرمایا:-

"ہوٹل میں آنے والے سیاح ساحل سمندر پر ہنسی خوشی دن گزارنے کے بعد بسا اوقات تنہائی میں مطالعہ، تحقیق نیز زندگی کے اہم اور سنجیدہ مسائل پر غور و فکر اور تدبّر و تفکّر میں وقت گزارنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اِس غرض کے پیشِ نظر ہوٹل کے کمروں میں ایک مذہبی کتاب کے طور پر بائبل پہلے سے موجود چلی آ رہی ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ **اب قرآن مجید کی دستیابی ہمارے سیاحوں کی رُوحانی تلاش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا موجب ہوگی**۔ ہم قرآنِ مجید کے ان نسخوں کو کمروں میں مہیا کر کے اپنے سیاحوں کو یہ موقع فراہم کریں گے کہ وہ ان سے پورا پورا استفادہ کر سکیں۔"

مسٹر آئزک فیگل کی یہ تقریر اِس امر کی آئینہ دار ہے کہ بائبل ایک مذہبی کتاب کی حیثیت سے موجودہ ترقی یافتہ دور کے انسان کی رُوحانی تشنگی دُور کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ اِسی لئے آج کا انسان ایک ارفع مذہب کی تلاش میں سرگرداں ہے جو اسے مادیت کے گرداب بلاخیز سے نجات دلا کر رُوحانی طمانیت اور اطمینانِ قلب کی دولت سے مالامال کر سکے۔ اِسی لئے مسٹر فیگل نے اِس توقع کا بڑے اعتماد کے ساتھ اظہار فرمایا کہ قرآن مجید کی دستیابی سیاحوں کی رُوحانی تلاش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا موجب ہوگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے قرآنِ عظیم کی اشاعت کے عالمگیر منصوبے کا ایک ایسے وقت میں آغاز کرایا ہے کہ جب فی الواقعہ دُنیا کو قرآن عظیم کے ابدی پیغام کی اشد ضرورت ہے۔ وہ مادیت کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں یہ آس لگائے بیٹھی ہے کہ کہیں سے اُمید کی کرن پھوٹے جو ہر چہار طرف پھیلے ہوئے اندھیروں کو اُجالوں میں بدل دے اور اِس طرح ہر انسان کا سیاہ خانۂ دل پھر سے منور ہو جائے۔

اِسی طرح جب مکرم مولوی بی۔ اے۔ شمس صاحب نے ۱۱ مئی ۱۹۷۳ء کو ایک خصوصی تقریب میں سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں واقع وہاں کے مشہور ہوٹل "پیرا ماؤنٹ" کے منیجر مسٹر اولف اور ٹمان کو اسی غرض کے ماتحت دوسری مرتبہ قرآنِ مجید کے پچاس نسخے دیئے تو وہاں کے اخبار "ڈیلی میل" نے اپنی ۱۲ مئی ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں اِس تقریب کی بہت نمایاں خبر شائع کی اور خبر کے ساتھ قرآن مجید کے نسخے دیئے جانے کا فوٹو بھی درج کیا۔ یہ نسخے پیش کرتے ہوئے امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے اپنی تقریر میں کہا۔ وسیع پیمانہ پر قرآنِ مجید کے نسخے تقسیم کرنے کا مقصد بنی نوع انسان کو قرآنی انوار سے منور کرنا ہے۔ ہوٹل میں قیام کرنیوالے مہمان اپنے فارغ وقت میں کوئی کتاب پڑھنا چاہیں گے تو قرآنِ مجید کا مطالعہ ان کے لئے از حد مفید اور نفع رساں ثابت ہوگا کیونکہ یہ از اوّل تا آخر کلامِ الٰہی پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ نوعِ انسان کی دُنیوی فلاح اور اُخروی نجات وابستہ ہے۔ ہوٹل کے منیجر مسٹر اولف اور ٹمان نے یہ تحفہ قبول کرتے ہوئے صرف گہرے جذبات تشکّر کا ہی اظہار نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا:-

"مجھے امید ہے کہ ہوٹل میں قیام کرنے والے لوگ قرآن کے ان نسخوں سے یقیناً استفادہ کریں گے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ہوٹل میں بلکہ لوگوں کے لئے اپنے گھروں میں بھی قرآن کا مطالعہ کچھ کم مفید ثابت نہیں ہوگا۔"

قرآن مجید کے مطالعہ کی اہمیت سے متعلق خود عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے یہ تأثرات اِس امر کے آئینہ دار ہیں کہ دنیا میں قرآنِ مجید کے مطالعہ اس سے رہنمائی حاصل کرنے کا احساس بڑھتا جا رہا ہے اور آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن مجید کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلایا اور تقسیم کیا جائے تا لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے کی تڑپ پیدا ہو۔ نیز ان میں اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان اور آپؐ کی ذات والا صفات کے ساتھ محبت جاگزیں ہو اور اس طرح اسلام دنیا میں غالب آ کر اس کی کایا پلٹنے کا موجب بنے۔

الغرض آثار اور قرائن اِس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اشاعتِ قرآنِ عظیم کا منصوبہ نہایت صحیح وقت پر جاری کرایا ہے۔ اِس عظیم منصوبہ کے نتیجہ میں انشاء اللہ العزیز قرآنی انوار دنیا میں پھیل کر رہیں گے اور تاریکیوں میں لپٹی ہوئی یہ دُنیا ان انوار کی بدولت بقعۂ نور میں تبدیل ہو کر رہے گی۔ ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا۔ اِس لئے کہ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○

فیضانِ ختمِ نبوت پر اجماعِ امت

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

(۲)

فالنبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزء من اجزاء النبوۃ"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ باب ۷۳)

یہ نبوت مخلوق میں قیامت تک جاری ہے اگرچہ شریعت کا لانا منقطع ہوگیا۔ پس شریعت کا لانا نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

فکان من کمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحق آلہ بالانبیاء فی المرتبۃ وزاد علی ابراہیم بان شرعہ لا ینسخ"

(فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ ۵۴۵)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ آپ نے درود شریف کی دعا کے ذریعہ اپنی آل کو مرتبہ میں انبیاء سے ملا دیا اور حضرت ابراہیم سے بڑھ کر آپ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ کی شریعت کبھی منسوخ نہ ہوگی۔

۸۔ سرتاج اولیاء آفتابِ طریقت حضرت مولانا جلال الدین رومی

۶۰۴ھ تا ۶۷۲ھ / ۱۲۰۷ء تا ۱۲۷۳ء

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

(مثنوی دفتر ششم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو اے مخاطب! کیا تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہو گئی۔

۹۔ نویں صدی ہجری اور پندرھویں صدی عیسوی کے ممتاز صوفی حضرت عبدالرزاق قاشانی

"المہدی الذی یجیٔ فی آخر الزمان فانہ یکون فی الاحکام الشرعیۃ تابعاً لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہ کلہم ولا ینافی ما ذکرناہ لان باطنہ باطن محمد علیہ السلام"

(شرح فصوص الحکم مطبوعہ مصر صفحہ ۵۲)

مہدی جو آخری زمانہ میں آئیگا وہ احکام شرعیہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگا اور معارف علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء سب کے سب اس کے تابع ہوں گے کیونکہ مہدی کا باطن محمد رسول اللہ کا باطن ہوگا۔

۱۰۔ عارف ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی

ولادت ۷۶۷ھ / ۱۳۶۵ء

فانقطع حکم نبوۃ التشریع بعدہ وکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لانہ جاء بالکمال ولم یجیٔ احد بذالک"

(الانسان الکامل باب ۳۶ جلد ۱ صفحہ ۹۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبوت کا حکم منقطع ہوا ہے اور اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ کمال کو لائے ہیں مگر کوئی اور اس کمال کو نہیں لایا۔

۱۱۔ مشہور صوفی و ممتاز متکلم حضرت امام عبدالوہاب شعرانی

(متوفی ۹۷۶ھ / ۱۵۶۸ء)

"فان مطلق النبوۃ لم یرتفع وانما ارتفع نبوۃ التشریع فقط"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۷)

یاد رکھو کہ مطلق نبوت نہیں اٹھی صرف شریعت والی نبوت اٹھ گئی ہے

محدث امت حضرت امام محمد طاہر گجراتی۔

ولادت ۹۱۳ھ / ۱۵۰۹ء وفات ۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء

ھذا ایضا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ"

(تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

حضرت عائشہؓ کے قول سے حدیث لا نبی بعدی کی مخالفت نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایسا نبی نہ ہوگا جو شریعت کو منسوخ کر دے۔

۱۲۔ برصغیر پاک و ہند کے مایۂ ناز محدث شارح مشکوٰۃ شریف و مشہور امام اہل سنت حضرت ملا علی قاری۔

متوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء

"مع ھذا لو عاش ابراہیم وصار نبیاً وکذا لو صار عمر نبیا لکانا من اتباعہ علیہ السلام کعیسیٰ والخضر والیاس علیہم السلام فلا ینافض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ"

(موضوعات کبیر صفحہ ۶۹)

بایں ہمہ یہ بات بھی ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے نیز حضرت عمرؓ بھی نبی ہو جاتے تو وہ دونوں بھی حضرت عیسیٰؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبیوں میں سے ہوتے۔ پس حدیث (لو عاش لکان صدیقاً نبیاً) اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جب آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو۔

۱۳۔ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی

(ولادت ۹۷۱ھ / ۱۵۶۴ء وفات ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء)

"حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ وعلی جمیع الانبیاء والرسل الصلوات والتحیات منافی خاتمیت او نیست ...... فلا تکن من الممترین"

(مکتوبات امام ربانی جلد ۱ مکتوب ۳۰۱ صفحہ ۲۳۲)

حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کے متبعین کا آپ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالاتِ نبوت کا حاصل کرنا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں۔ لہذا اے مخاطب! تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

۱۴۔ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و مجدد صدی دوازدہم۔

(ولادت ۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۳ء وفات ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۳ء)

خُتم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالتشریع علی الناس"
(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۷۳)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبی اس طرح ختم کئے گئے کہ اب ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں پر نئی شریعت دے کر مامور کرے"

حضرت مرزا مظہر جان جاناں

ولادت: ۱۱۱۰ھ (۱۶۹۸ء)
وفات: ۱۱۹۵ھ (۱۷۸۰ء)

"ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالۃ ختم نگردیدہ و در مبداء فیض بخل و دریغ ممکن نیست۔"

(مقامات مظہری ص ۸۵)

سوائے مستقل نبوت کے کوئی کمال ختم نہیں ہوا۔ مبداء فیض میں جو اللہ تعالیٰ ہے کسی قسم کا بخل اور روک ممکن نہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی
بانی دار العلوم دیوبند

ولادت ۱۲۴۸ھ (۱۸۳۲ء)
وفات: ۱۲۹۷ھ (۱۸۸۰ء)

"جیسے خاتم بفتح التاء کا اثر اور نقش مختوم علیہ میں ہوتا ہے ایسے ہی موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے۔ حاصل مطلب آیہ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے۔"

(تحذیر الناس ص ۱۰)

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس ص ۲۵)

اہل سنت کے ممتاز عالم بحر علوم المعقول والمنقول
حضرت مولانا ابو الحسنات عبد الحی فرنگی محلی

ولادت ۱۲۶۴ھ (۱۸۴۸ء)
وفات: ۱۳۰۴ھ (۱۸۸۶ء)

"علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہو گا وہ متبع شریعت محمدیہ کا ہو گا"

(تحذیر الناس ص ۳)

مسجد نور فرانکفرٹ (جرمنی) میں عید الاضحیٰ کی تقریب

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری (انچارج مشن جرمنی)

ہم نے امسال ۱۳ جنوری ۱۹۷۳ء کو عید الاضحیہ منائی۔ عید کی نماز میں لوگ کثرت سے شامل ہوئے۔ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ گوناگوں رنگوں، لباسوں اور چہروں کا یہ دلکش امتزاج مسجد نور کے سبز گنبد کے اندر اسلامی اخوت کی ایک حسین جھلک لئے ہوئے تھا۔ انڈونیشیا۔ سوڈان، دیگر بلاد عرب۔ ترکستان۔ مصر۔ پاکستان جرمنی اور ہندوستان کے مسلمان جہاں اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کرتے نظر آ رہے تھے وہاں چند گھڑیوں کے لئے خانہ خدا میں یک جہتی ہم رنگی اور مساوات کا ایک ایمان افروز نقشہ پیش کر رہے تھے۔

مسجد کا اندرونی حصہ ہال اور دو کمروں میں قیمتی قالین بچھائے گئے۔ یہ قالین بلا معاوضہ اور بصد شکریہ پیش کرنے کی سعادت ہمیشہ ہی ایک ایرانی تاجر مسٹر [illegible] کے حصہ میں آتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ اس بار لاؤڈ سپیکر کا بروقت انتظام نہ ہو سکا تھا اور نمازیوں کی متوقع تعداد کے باعث اس کی ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس ہو رہی تھی بالخصوص خواتین کے حصہ میں تو لازمی طور پر آواز پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے ابھی میں اسی فکر میں تھا کہ ایک جرمن نو مسلم (جو ابھی تین ماہ ہوئے مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں) نے اس عقدے کو حل کیا معلوم ہوا کہ ان کے پاس لاؤڈ سپیکر کا سیٹ موجود ہے انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ عید سے ایک دن قبل خود ہی مسجد میں لگا دیں گے چونکہ اتوار کا دن تھا [illegible] کی ٹیلیویژن سروس نے بڑی معذرت کے ساتھ نہ آسکنے پر افسوس کا اظہار کیا چونکہ ٹیلیویژن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس ڈھب سے اسلام کی ایک مونہہ بولتی تصویر ایک چھوٹے سے خانہ خدا سے نشر ہو کر تثلیث کدوں کے اندر تک پہنچ جائے۔ اس لئے مجھے کچھ افسوس سا ہوا۔ لیکن جلد اللہ تعالیٰ نے یہ افسوس خوشی میں بدل دیا۔ ایک فلم کمپنی کی طرف سے عید سے ایک دن قبل یہ اطلاع ملی کہ انہوں نے اخبار میں ہماری عید کی تقریب کے بارے میں اعلان پڑھا ہے کیا ان کو اجازت ہے کہ وہ آکر اس کے مناظر کو ریکارڈ کریں میری طرف سے اثبات میں جواب پا کر انہوں نے شکریہ کے ساتھ آنے کا وعدہ کیا۔

عید کی نماز مقامی وقت کے مطابق ½۹ بجے شروع ہوئی۔ حاضرین کی خواہش پر نماز سے قبل خاکسار نے عید کی نماز کا مسنون طریق تکبیرات کی تعداد اور عید کے بعد خطبے کی اہمیت نماز عید کے لازمی جزو کے طور پر واضح کر دی۔ نماز کے بعد خاکسار نے جرمن زبان میں خطبہ دیا۔ اور بتایا کہ یہ عید دنیا میں امن اور سلامتی کی فضا پیدا کرنے میں ایک خاص کردار ادا کرتی ہے۔ دنیا کا امن برباد کرنے اور خون خرابہ کرنے میں انسان کی اس حیوانی صفت کا خاص حصہ ہے جس کو کچلنے کے لئے تمثیلی رنگ میں جانور ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اگرچہ بعض اور حکمتیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس عمل میں رکھی ہوئی ہیں۔ اس سلسلے میں خاکسار نے حضرت جنید بغدادیؒ کا وہ واقعہ سنایا جس میں آتا ہے کہ انہوں نے حج سے واپس ہونے والے ایک شخص سے سوال کیا کہ کیا تو نے حج کر لیا ہے اس نے جواب دیا ہاں آپ نے پھر پوچھا کیا تو نے ارکان حج ادا کرتے ہوئے فلاں فلاں امر کو بھی ملحوظ رکھا تھا جو ان ارکان کی اصل غرض اور ان کے روحانی فوائد پر دلالت کرتا ہے۔ وہ شخص ہر سوال کا جواب نفی دیتا گیا۔ آخر میں انہوں نے دریافت کیا کہ جانور ذبح کرتے وقت کیا تو نے اپنے نفس کے اس حصہ کو بھی ذبح کر کے پھینک دیا تھا جو تجھے بغاوت پر آمادہ کرتا اور سرکشی کا حکم دیتا ہے اس نے کہا نہیں تو حضرت جنید نے فرمایا پھر تو نے حج نہیں کیا۔ اگلے سال پھر جا اور ان تمام روحانی مقاصد کو مد نظر رکھ کر حج کر۔

نماز عید کے مسنون طریق پر تکبیرات بلند ہوئیں جن سے مسجد گونج اٹھی اتنی دیر میں نمازیوں کے لئے وعدے کا دسترخوان چن دیا گیا تھا جس میں سے ہر شخص نے حسب ذوق حصہ لیا۔

اس عید کے موقع پر دو دوستوں نے مسجد کے ذریعہ جانور ذبح کرانے کی درخواست کی تھی۔ ان میں سے ایک ہمارے نو مسلم بھائی ہدایت اللہ ہیوبش ہیں جو علاوہ بہت سے اوصاف حمیدہ کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی ہیں۔ چنانچہ عید سے دو ہفتے قبل فرانکفرٹ کے بلدیاتی مذبحہ کے ڈائریکٹر سے مل کر دو بکروں کا انتظام کیا گیا۔ اگرچہ اتوار کے دن مذبح بند ہوتا ہے اور جانور ذبح کرنے کے لئے کافی اہتمام کرنا پڑتا ہے تاہم ڈائریکٹر موصوف نے انتہائی تعاون کا ثبوت دیتے ہوئے ڈاکٹر اور دیگر اشخاص کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ اتوار کے روز ہمارے لئے ہر سہولت بہم پہنچائیں گے۔ ادھر خاکسار نے چند دوستوں کو نماز کے ختم ہوتے ہی مذبح کی طرف روانہ کر دیا تھا۔ تا کہ وہ قربانی کے جانوروں کو خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کریں۔ یہ سب مرحلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخوبی سر انجام پایا۔

شام کو اسی گوشت کے ساتھ ایک دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں تمام احمدی دوستوں نیز مسجد سے قریبی تعلق رکھنے والے بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی کھانے کے بعد خاکسار نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے ایک تو یہ خوشخبری سنائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر نائیجیریا میں جماعت کو ریڈیو سٹیشن نصب کرنے کی اجازت دے دی ہے دوسرے احمدیت کی روز افزوں ترقی اور احمدیت کے ذریعہ دنیا میں اسلام کے غلبہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں کی تلقین کی نیز زکوٰۃ کی فرضیت اور سود کی مخالفت کے بارے میں اسلامی تعلیمات کی وضاحت کی۔

کھانا تیار کرنے کا انتظام برادرم محمود احمد صاحب کی نگرانی میں عزیزان صلاح الدین، سراج الدین، محی الدین، عبد الہادی، زبید احمد خان، محمد عارف خان، نعیم احمد، رفیق احمد، خالد نے سر انجام دیا۔ صفائی کے انتظام میں عزیزان عبدالشکور بھٹی، مبارک احمد قاضی، کرم الٰہی قاضی اور بعض دیگر احباب نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

گوشت جو بچ گیا تھا وہ تمام دوستوں میں تقسیم کرنے کے علاوہ ہمبرگ بھی بھجوایا

(باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم نومبر ۷۲ء تا ۳۱ جنوری ۷۳ء

آخری قسط

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	سکھر	۵۰ء ۱۰۷	روپے
بیگم میجر منیر احمد صاحب شہید	سیالکوٹ	۱۵	"
عبدالکریم صاحب مرات	شاہ کوٹ	۲۰	"
میاں عبداللطیف صاحب مرات	"	۱۵	"
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	شیخوپورہ	۱۳۵	"
رسیم احمد صاحب کاہلول جزوزہ ضلع رحیم یار خان		۱۰	"
امۃ الحفیظ صاحبہ	قائدآباد	۲۰	"
شیخ محمد صدیق صاحب	قبولہ	۱۲	"
مسز ایچ پی شاہ صاحب	کینیڈا	۵۰	"
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	کھاریاں	۱۵	"
امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم شمس الحق خان صاحب	کوئٹہ	۱۰	"
بشیر احمد صاحب ملک فیض محمد روڈ	"	۲۰	"
ضیاء الحق صاحب	"	۲۵	"
محمد دانیال صاحب آف کینیڈا	"	۱۰	"
امۃ اللہ حسن صاحبہ بذریعہ لجنہ مرکزیہ	کویت	۱۰۰	"
مرزا عبدالرؤف صاحب	کیمبل پور	۱۰۰	"
ملک محی الدین صاحب	"	۱۰	"
شجاعت احمد و محمود احمد صاحبان	گھٹیالیاں کلاں	۱۵	"
کلثوم جمیل صاحبہ گوڑیالہ ضلع گجرات		۱۰	"
چوہدری محمد الدین صاحب	گوجرانوالہ	۲۰	"
رشیدہ بیگم صاحبہ سٹلائٹ ٹاؤن	"	۲۵	"
والدہ زاہد محمود صاحب	"	۱۰	"
طارق احمد صاحب سولنگی	"	۱۰	"
ملک محمد اصغر صاحب	"	۲۰	"
میاں عبدالغنی صاحب درویش	"	۳۰	"
خواجہ انعام اللہ صاحب	گوجرخان	۱۳	"
عبدالرحمن صاحب	"	۴۶	"
عبدالواحد صاحب	"	۹۶	"
اہلیہ و دختر صاحبہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی	لائلپور	۳۰۰	"
چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ پیپلز کالونی	"	۱۰	"
رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ ملک خدا بخش صاحب	"	۱۰	"
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	"	۵۲	"
شیخ عبدالمجید صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۱۵	"
مسز اختر بشریٰ صاحبہ	"	۳۰	"
مسز ڈاکٹر ممتاز صاحب	"	۲۰	"
ناصرہ صاحبہ اہلیہ محمد عثمان صاحب	"	۱۰۰	"
ملک عزیز احمد صاحب	لودھراں	۱۵	"
لیڈی ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ	مانگٹ اونچے	۱۰	"
چوہدری خضر حیات صاحب	"	۵۰	"
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	محمد آباد اسٹیٹ	۲۰۲ء ۴۶	"
ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب	مظفرگڑھ	۲۰	"
حنیفہ بیگم صاحبہ سرکلر روڈ	"	۱۰۰	"
چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب	ملتان	۲۵	"
شیخ قدرت اللہ صاحب	"	۱۰	"
مبارک احمد صاحب مبارک سٹور	ملتان	۲۰	روپے
محمد حنیف صاحب قمر سیکرٹری مال	"	۳۷	"
ملک خدا بخش صاحب آف لائلپور	"	۵۰	"
میاں محمد حسین صاحب رنگریز	"	۲۰	"
بیگم صاحبہ جنرل عبدالعلی ملک صاحب	منگلا	۱۱۰	"
چوہدری فضل احمد صاحب	میاں چنوں	۱۰	"
مبشر احمد صاحب سٹلائٹ ٹاؤن	میرپورخاص	۳۰	"
حکیم شمیم حسین صاحب	وزیرآباد	۱۰	"
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	"	۵۰	"
امۃ الحفیظ محمد بخش صاحب	ہیگ۔ ہالینڈ	۲۵	"

برائے توجہ معاونین خصوصی تحریک جدید!

۱۹۷۱ء سے پہلے مشرقی پاکستان کے درج ذیل احباب تحریک جدید کے معاونین خصوصی کے معیار کا چندہ ادا فرمایا کرتے تھے۔ اُن میں سے متعدد دوستوں کے متعلق علم حاصل ہو چکا ہے کہ وہ اب کہاں منتقل ہو گئے ہیں مگر حسب ذیل دوستوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی کہ وہ آج کل کہاں ہیں۔ اور کس قدر چندہ تحریک جدید ادا فرماتے ہیں اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب — ڈھاکہ
۲۔ " آر ڈی احمد صاحب — "
۳۔ " خواجہ بشیر احمد صاحب — "
۴۔ " خواجہ منیر احمد صاحب — "
۵۔ " سیٹھ عبدالحمید صاحب — "
۶۔ " محمد اسحٰق صاحب — "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۴

گی تا کہ وہاں کے دوست بھی محروم نہ رہیں۔

حسن فلم کمپنی نے عید اور خطبہ عید کی فلمی ریکارڈنگ کی تھی جو جرمنی کے مختلف شہروں میں اس فلم کو کئی بار دکھا چکے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے ملک کے ایک بہت بڑے حصے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی آواز پہنچانے کا سامان بہم پہنچا دیا فالحمد للہ علی ذالک۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے عارضہ قلب سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
سید محمد یٰسین شاہ۔ ٹیچر ساکن گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

ضرورت ہے
شربت کی خالی بوتلیں فروخت کریں
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

آج اتوار ہے
دانتوں کے معائنہ کا دن
اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں۔
۱۔ مسوڑھے خراب ہوں تو پائیوریا کیور ۱۰/-
۲۔ دانتوں میں کھٹی ہو تو کھٹریز کیور ۱۰/-
۳۔ دانت درد ہو تو ٹوتھیک کیور ۲/-
فوری اور مستقل علاج ہے
دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ
تقسیم کنندگان: ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیسن کمپنی فون نمبر ۸۶
پروڈکشن برانچ فون ۶۰۷

ایک لاجواب اور عجیب و غریب سرمہ
سرمہ خورشید
آنکھوں کا جالا پھولا ابراق
خارش پانی بہنا موتیا بند ککرے وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
فی شیشی ۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ فون نمبر ۶۶ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ کیلئے روانگی

(بقیہ صفحہ ۱ سے)

حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ جو افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تک تشریف لے گئے۔ ان میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اور حضور کے صاحبزادگان محترم مرزا فرید احمد صاحب و مرزا لقمان احمد صاحب کے علاوہ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر بھی شامل تھے۔ حضور کی صاحبزادی محترمہ سیدہ امۃ الشکور صاحبہ (بیگم نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب پاشا) اور حضور کی بہو محترمہ صاحبزادی امۃ الحبیب بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب) بھی لاہور تک تشریف لے گئیں۔ بعض دیگر مقامی کارکنان جماعت و احباب سلسلہ کو بھی لاہور جا کر حضور کو رخصت کرنے کا موقع ملا۔ حضور کے ربوہ سے روانہ ہونے کے ساتھ ہی چار بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے جن کا گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔ بعض مخلصین نے انفرادی طور پر بھی صدقات کا اہتمام کیا۔

حضور ایدہ اللہ کا احباب ربوہ سے خطاب اور اجتماعی دعا

حضور ایدہ اللہ کی ربوہ سے روانگی سے ایک روز پہلے یعنی ۱۲ ماہ وفا (۱۲ جولائی بروز جمعرات) کو مقامی احباب نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر نماز مغرب مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں ادا کی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بصیرت افروز خطاب میں احباب جماعت کو اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور کے روح پرور خطاب کے بعد جو نصف گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہا حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے حصہ لیا۔ انہوں نے نہایت رقّت اور سوز کے ساتھ اس للٰہی سفر کے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لئے اور حضور کی بخیریت مراجعت کے لئے دعائیں کیں۔

اس تقریب کا آغاز نماز مغرب کے بعد تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد واقف زندگی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے دو پُر سوز دعائیہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے جو آپ نے ۱۹۳۴ء میں جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بغرض تعلیم انگلستان روانہ ہو رہے تھے کہے تھے (یہ اشعار صفحہ ۱ پر ملاحظہ ہوں) اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی دو دعائیہ نظمیں خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جو انہوں نے حضور کے اس سفر کے متعلق کہی تھیں۔ ان نظموں کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا اس میں حضور نے اس سفر کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ سفر خالصۃً محض اس لئے اختیار کیا جا رہا ہے تاکہ یورپ میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن مجید کی اشاعت کے وسیع سے وسیع تر کرنے کے منصوبوں کا اور وہاں پر ایک اعلیٰ قسم کا پریس قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا سکے۔ اور اس غرض سے یورپ کے مختلف احمدیہ مشنوں اور وہاں کے احباب جماعت سے براہ راست مشورہ ہو سکے۔ حضور نے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ گزشتہ سفر یورپ (۱۹۶۷ء) کے موقع پر حضور ایدہ اللہ نے اہل یورپ کو انتباہ کرتے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی جو زریں نصیحت فرمائی تھی اس سے انہوں نے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ وہ اپنے خالق و مالک سے اور زیادہ دور ہوتے اور اسے ناراض کرنے والے اعمال میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں حضور نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو خاص طور پر یہ تحریک فرمائی کہ وہ جہاں اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے اور جن مقاصد کے لئے یہ سفر اختیار کیا گیا ہے ان کے پایہ تکمیل تک پہنچنے کے لئے خاص دعائیں کریں وہاں وہ یہ دعا بھی خصوصیت کے ساتھ کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل یورپ کی روحانی آنکھیں کھولے اور انہیں خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے اور اس کے غضب کو بھڑکانے والے اعمال سے توبہ کر کے صحیح معنوں میں اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا کرے۔

حضور کے اس بصیرت افروز خطاب اور تحریک دعا کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام احباب جماعت اور بہ رعایت پردہ خواتین نے بھی شرکت کی اور جس طرح سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے حضور کو الوداع کہا

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور کے اس سفر کے ہر لحاظ سے خیر و برکت سے معمور ہونے کے لئے حضور کے اور حضرت بیگم صاحبہ و دیگر ارکان قافلہ کے بخیریت رہنے اور بخیریت کامیابی کے ساتھ واپسی کے لئے التزام اور توجہ کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ ہی قبول فرمائے آمین

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عرصہ سفر کے دوران کے لئے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو ناظر امور عامہ اور مکرم میر سید مسعود احمد صاحب کو ربوہ میں اپنا پرائیویٹ سیکرٹری مقرر فرمایا ہے۔

(صاحبزادہ) مرزا منصور احمد
برائے صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ

ناصرات الاحمدیہ کی عہدیداران متوجہ ہوں

امسال بھی ناصرات کا چندہ ممبری بہت کم لجنات کی طرف سے وصول ہوا ہے اگر وصولی کی یہی رفتار رہی تو ستمبر تک بجٹ پورا نہ ہو سکے گا۔ براہ مہربانی ناصرات کی سیکرٹری اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے انتہائی جدوجہد سے بجٹ پورا کرے۔ لجنات کی صدر صاحبات سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ ان کی ناصرات کا چندہ ممبری سو فیصد وصولی کر کے مرکز کو ارسال کیا جائے تاکہ سال کے آخر میں ان کا بجٹ پورا ہو سکے۔

ناصرات کے چندہ کی شرح ۱۲ پیسے فی ممبر ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

یکم جولائی ۷۳ء کو بعد نماز عصر خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الحمید کا نکاح حافظ عبدالمالک صاحب ابن شیخ اللہ جوایا صاحب مرحوم (ملتان) کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب نے مسجد محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں پڑھا۔ جس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ عزیزہ امۃ الحمید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کی بھتیجی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(برکت اللہ پوسٹل پنشنر۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

مکرم میاں مجید احمد صاحب آف ڈاہرانوالہ بنگلہ تحصیل چشتیاں حال ربوہ کی بڑی بچی اور مکرم احمد زمان صاحب عباسی فیکٹری ایریا ربوہ کی نواسی ۱۳ جولائی کو بعمر پانچ سال وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔ حمید الدین ربوہ۔

زد جام عشق
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ترتیب دیا ہوا نسخہ۔ قیمت ساٹھ گولی -/۲۵ روپے
جو اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کے لئے لاجواب ہے
نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے
تیار کردہ:۔
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

صادقہ کیپسول
برائے اٹھرا کامیاب علاج مکمل کورس -/۳۰ روپے
صادقہ ہیلتھ کلینک
ڈرگ روڈ۔ کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴